وفاق المدارس......ہم سب کی آبرو

مدیر کے قلم سے

وفاق المدارس، پاکستان میں ایک ایسا تعلیمی اور نظریاتی پلیٹ فارم ہے، جہاں اہل حق کے ایک ہی مکتب فکر کی وہ تمام جماعتیں اور شاخیں آکر جمع ہو جاتی ہیں جن کا ہدف ومقصد تو ایک ہے لیکن اس کے حصول اور اس ہدف تک پہنچنے کے لیے طریقہ کار اور راستوں کا انتخاب مختلف ہے، یہی وجہ ہے کہ وفاق المدارس کو اہل حق کی مختلف شاخوں سے تعلق رکھنے والے کارکن، صرف ایک تعلیمی بورڈ ہی نہیں بل کہ وہ اسے اپنی نظریاتی تمناؤں کا مرکز اور اپنی تعلیمی وتربیتی راہوں کا محور ومحافظ سمجھتے ہیں اور وفاق المدارس کی قیادت نے بھی ہمیشہ اسے تعلیمی اور تربیتی دائرے میں رکھا اور اہداف کے حصول کے لیے راہوں کے انتخاب میں جو اختلاف ونزاع کی شکلیں پیدا ہو جاتی ہیں، ان سے بالا ہو کر بنیادی سطح پر اپنا کام جاری رکھا۔

وفاق المدارس کے صدر شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے جس مؤمنانہ بصیرت، جس دردو محنت اور جس سنجیدگی وعزم وجرأت کے ساتھ علمی ذوق سے بہرور اور مؤثر مدارس کے باوقار علماء کی ملک گیر مجلس عاملہ کے مشوروں اور تعاون سے گذشتہ بیس سالوں میں جس طرح سے اسے اٹھایا اور بڑھایا، اس کا ثمرہ آج ہم سب کے سامنے ہے کہ اس سال (شعبان ۱۴۲۸ھ) میں امتحان دینے والے طلبہ وطالبات کی تعداد ایک لاکھ ستر ہزار کے لگ بھگ ہے! اس سے ملحق مدارس کی تعداد تیرہ ہزار کے قریب ہے اور سینکڑوں کی تعداد میں ہر سال ملحقہ مدارس کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

''مدرسہ'' اس وقت طاغوتی قوتوں کی نگاہ انتقام کا کھٹکتا کانٹا ہے، انہیں یہ حقیقت معلوم ہے کہ اسلام کے سرمدی نغموں کے ساز یہیں بنتے، سنورتے ہیں، اسلام کے لیے دھڑکنے والے دلوں کی پرورش یہیں ہوتی ہے، اللہ کی کبریائی کے صدا کار یہیں تربیت پا کر ظلمت کدوں کو لرزاتے ہیں، اور دینِ رسولِ ہاشمیؐ کے پاسبان یہاں سے اٹھ کر بتانِ آزری پر وار کرتے ہیں اس پس منظر میں دنیا میں مدارس کی سب سے بڑی اور سب سے مؤثر اور فعال تنظیم کو وہ اپنے لیے بے تاب بجلی سے کم خطرناک نہیں سمجھتیں۔

لال مسجد اور جامعہ حفصہ کا جو دردناک واقعہ پیش آیا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس نے مدارس، علماء طلبہ اور عام مسلمانوں کو ہلا کر رکھ دیا، جس درندگی، جس بربریت اور جس ظلم وبے دردی کے ساتھ یہ آپریشن کیا گیا اور جس وحشت ناک

طریقے سے محصور طلبہ وطالبات کو شہید کیا گیا، اس کی نظیر پاکستان کی ساٹھ سالہ تاریخ میں نہیں ملتی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پوری تاریخ اسلام میں اس طرح کی بربریت کی مثالیں بہت کم کم نظر آتی ہیں۔

پاکستان میں طاغوتی قوتوں کے ایجنٹوں نے اس آپریشن کا فیصلہ بہت پہلے کرلیا تھا، وہ اس کو آخری نہیں، بلکہ پہلا اور آخری حل سمجھتے تھے، حالانکہ یہ قضیہ کسی ایک انسان کے خون بہائے بغیر بہت آسانی کے ساتھ حل ہوسکتا تھا، لیکن اپنے غیر ملکی آقاؤں کو خوش کرنے کے لیے، بدنیت حکمرانوں نے ملکی، قومی اور ملی مفاد کو یکسر نظر انداز کر کے ان بے گناہ طلبہ و طالبات کے ظالمانہ طریقے سے خاتمہ کو ضروری سمجھا، لیکن اللہ تعالیٰ کی لاٹھی بے آواز ہے، اس درگاہ میں دیر ہے، اندھیر نہیں، ان شاء اللہ ہمیں یقین ہے، جن لوگوں کے ہاتھ اس پاک اور مظلومانہ لہو سے رنگین ہیں، قدرت کی طرف سے ان کی گرفت ہوگی اور وہ عبرتناک انجام سے دوچار ہوں گے۔

جامعہ حفصہ کے مخلص اور جانباز منتظمین اور طلبہ وطالبات کے نفاذ شریعت کا مطالبہ کافرانہ قوتوں اور ان کے پاکستانی مہروں کے لیے باعث تشویش نہیں تھا، اسلام آباد کے قلب میں واقع خود یہ عظیم ادارہ، اس کی تعلیم، اس کی تربیت اور اس کی طرف خلق خدا کا رجوع ان کے لیے باعث بے چینی تھا، جہاں سے ملت کی بیٹیاں، اسلام کی ابدی صداقتوں سے بہرہ ور ہو رہی تھیں۔

لیکن اس پس منظر میں یہ بات ہمارے پیش نظر رہنی چاہیے کہ اس طرح کے حساس اور جذباتی موقعوں پر دشمنوں کی سازشوں کے جال پھیل جاتے ہیں اور ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اہل حق کا شیرازہ بکھر جائے اور ان کی وحدت کی دیواروں میں دراڑیں اور شگاف پڑ جائیں، دشمن کا سب سے مؤثر ہتھیار، ان جیسے موقعوں پر ''پروپیگنڈہ'' ہوتا ہے، منفی اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے وہ جذبات کو مشتعل اور اطاعت کو بغاوت میں بدلنے کی کوشش کرتے ہیں اور عموماً لوگ اس کا شکار ہوجاتے ہیں۔

اس موقع پر وفاق المدارس کے خلاف، اس کی ساکھ مجروح کرنے کے لیے مختلف قسم کی بے بنیاد باتیں، عام کی جارہی ہیں، ہمیں پوری سنجیدگی اور احتیاط کے ساتھ، دشمن کی سازشوں سے بچنا اور آگے بڑھنا ہے۔

اس کی چند مثالوں کا مشاہدہ تو ابھی حال ہی میں ہوچکا ہے۔ حضرت صدر وفاق اور ناظم اعلیٰ وفاق کے مستعفی ہونے کی بے بنیاد خبر خوب عام کی گئی، ملک بھر میں مکمل امن وامان اور سکون کے ساتھ ایک لاکھ ستر ہزار کے قریب طلبہ وطالبات نے امتحانات دیئے، اسے مکمل نظر انداز کر کے ایک دو جگہ پچاس ساٹھ طلبہ کے احتجاجی بائیکاٹ کی خبر کو پھیلایا گیا، بل کہ ایک نجی ٹی وی چینل نے تو باقاعدہ ایک پروگرام تشکیل دیا جس کا عنوان تھا: وفاق المدارس کی تقسیم...... ذمہ دار کون؟ اور یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

اس سلسلے میں ہم ان علماء سے بھی دردمندانہ گذارش کرتے ہیں، جنہیں وفاق المدارس سے شکایت ہے اور وہ اس کی موجودہ پالیسی وکارکردگی سے مطمئن نہیں، کہ انہیں اپنا اختلاف اور شکایت نوٹ کرانے کے لیے دین دشمن میڈیا میں جانے کے بجائے، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ اور اس کی قیادت کے سامنے اپنی شکایت، اپنی پالیسی اور اپنی تجاویز پیش کرنے کا

راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

وفاق المدارس کی قیادت و مجلس عاملہ سے وابستہ بزرگ علماء ہم سب کے اساتذہ اور شیوخ کے درجے میں ہیں اور آج پاکستان کے تقریباً تمام نوجوان علماء واسطہ بالواسطہ ان سے اور ان کے اداروں سے فیض یافتہ ہیں اور ان بزرگ حضرات کے خلوص وللّٰہیت، اسلام اور علوم نبویہ کے لیے ان کی مخلصانہ جدوجہد پر انگشت نمائی نہیں کی جاسکتی، وفاق المدارس کی موجودہ پالیسی سے اختلاف ہوسکتا ہے اور اس عظیم سانحہ کے موقع پر اس کی کارکردگی سے کسی کے لیے مطمئن نہ ہونے کی گنجائش بھی نکل سکتی ہے، اس کا اظہار اور مثبت تجاویز پیش کرنے کے لیے کئی سنجیدہ اور باوقار طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں اور حق بات، صحیح طریقے اور اخلاص کے ساتھ کہی جائے تو اس کا اثر بھی ہوتا ہے، لیکن سرکاری مراعات حاصل کر کے، مہنگے ترین ہوٹلوں میں قیام کر کے دین دشمن میڈیا اور چینلوں پر وفاق المدارس کے خلاف بیان بازی، خود اختلاف کرنے والوں کو مشکوک بنادیتی ہے۔ اور سنجیدہ علمی حلقوں میں انہیں کبھی پذیرائی حاصل نہیں ہوسکتی۔

سیدھی سادی بات ہے، وفاق المدارس نے اگر سانحہ جامعہ حفصہ میں مؤثر کردار ادا نہیں کیا تو آپ بڑھ کر یہ کردار ادا کرسکتے ہیں:

"جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں مینا اسی کا ہے"

جس مقتدر طبقہ کے ہاتھ پر جامعہ حفصہ کی معصوم طالبات کا مظلومانہ لہو ہے، جس نے فاسفورس جیسے خطرناک بم استعمال کر کے ان بچیوں کو زندہ جلایا، اس وقت ہم سب کی مساعی کا محور اس طبقے اور ان بدبخت مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا، اور ہم سب کا ہدف، جامعہ حفصہ کی بحالی اور اس سانحے کی تلافی کے اقدامات ہونا چاہئے۔

وفاق المدارس کی مجلس عاملہ اور اس کی قیادت نے گزشتہ چھ سات ماہ سے، اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے جو کوششیں کیں، وہ کسی سے مخفی نہیں، ان کی تفصیلات وقتاً فوقتاً میڈیا پر آتی رہی ہیں اور یہ کوششیں، اس لیے کی گئیں کہ دین دشمن حکمرانوں کو طلبہ و طالبات اور مدرسے کے خلاف جارحیت کا موقع نہ مل سکے، لیکن افسوس کہ وہ مساعی کامیاب نہیں ہوسکیں۔

وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے متفقہ طور پر، جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ کے الحاق کو اسی لیے ختم کیا تھا کہ وہ سمجھتی تھی کہ اس طرح کے اقدامات سے، طاغوتی قوتوں کے آلہ کار دین دشمن حکمرانوں کو مدارس کے خلاف کارروائی کرنے کا جواز مل سکے گا اور وہ رائے عامہ کو مدارس کے خلاف ہموار کر کے درندگی کا مظاہرہ کریں گے، اسلام دشمن قوتوں کی یہی پالیسی اور ہدف ہے کہ پاکستان کے دینی مدارس کو کچلا جائے اور انہیں غیر مؤثر کر کے ختم کردیا جائے، بصیرت رکھنے والے علماء پر مشتمل، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ، دشمن کی اس سازش اور منصوبے کو چونکہ اچھی طرح سمجھتی ہے، اس لیے وہ کسی بھی، ایسے اقدام کی حمایت پر آمادہ نہیں، جس سے، حکمرانوں اور مقتدر قوتوں کو مدارس کے خلاف جارحیت اور یلغار کا موقع مل سکے، اسی وجہ سے جامعہ حفصہ و فریدیہ کا الحاق، وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے ختم کیا تھا لیکن، اس کے طلبہ و طالبات کو دوسرے مدارس میں داخلے اور وہاں سے امتحان دینے کی سہولت فراہم کی گئی، تاکہ طلبہ وطالبات کا سال ضائع نہ ہو۔

لیکن چونکہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اسلام آباد میں مسجدوں کو شہید کرنے کا ایک شرمناک سلسلہ حکومت نے شروع کر رکھا ہے، بے حیائی اور فحاشی کو مکمل سرکاری سرپرستی حاصل ہے، اس لیے جامعہ حفصہ کے جانباز علماء اور طلبہ و طالبات نے جو مطالبات حکومت کے سامنے رکھے، طریقہ کار سے اختلاف کے باوجود، وفاق المدارس نے ان مطالبات کی مکمل تائید کی، انہیں برحق قرار دیا اور حکومتی ارکان سے سنجیدگی کے ساتھ ان پر غور کرنے کے لیے دباؤ ڈالتا رہا اور حکومت سے یہ پرزور مطالبہ کرتا رہا کہ وہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے طاقت کے استعمال سے گریز کرے۔

آپریشن شروع ہونے کے بعد، وفاق المدارس کے علماء ایک بار پھر بے چین ہو کر اسلام آباد پہنچے، لیکن ان آخری مذاکرات کے حوالے سے بعض کرم فرماؤں نے پروپیگنڈہ کی مہم شروع کر رکھی ہے:

...... کہا گیا کہ مذاکرات کے دوران بعض علماء قہقہے لگاتے رہے۔ جو علماء تڑپتے دل کے ساتھ اسلام آباد پہنچے، آپریشن رکوانے کے لیے حکومتی ارکان سے دن رات، ایک کر کے تدبیریں نکالتے رہے، جنہوں نے چھ سات گھنٹے طویل مذاکرات کے نتیجے میں ایک فارمولا تیار کیا اور جنہیں اپنے کھانے کا ہوش تھا، نہ سونے کا، ان کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ قہقہے لگاتے رہے...... کس قدر بڑی غلط بیانی ہے!!

...... کہا گیا کہ ناظم اعلیٰ وفاق نے مذاکرات ختم ہونے کے بعد علماء پر اصرار کیا کہ وہاں سے چلے جائیں اور سب فون بند کر دیں۔

جب کہ صحیح صورت حال یہ تھی کہ ایوان صدر سے مذاکرات کا متفقہ فارمولا مسترد ہونے کے بعد، علماء کو آدھ گھنٹہ دیا گیا، علماء کا مذاکراتی وفد حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب کی زیر قیادت تھا، باہمی مشورے سے طے پایا کہ یہاں سے چلا جائے، مذاکرات کی ایک آخری کوشش عبدالرشید غازی شہید کے نمائندے مولانا فضل الرحمٰن خلیل کر رہے تھے، اس لیے باہمی مشورے سے طے ہوا کہ میڈیا کو سردست مذاکرات کی ناکامی کی اطلاع نہ دی جائے...... چنانچہ وہاں سے علماء مشورے کے بعد اپنی اپنی قیام گاہ کی طرف گئے، نہ کسی نے وہاں سے جانے پر اصرار کیا اور نہ کسی رکن نے وہاں رہنے پر اصرار کیا، بلکہ حالات کو دیکھ کر باہمی مشاورت سے جانا طے ہوا۔ لیکن جیسے ہی آپریشن شروع ہوا تو حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے بھی مذاکرات کی ناکامی کی حقیقت میڈیا کو بتائی اور حضرت ناظم اعلیٰ وفاق نے بھی مشہور ٹی وی چینل اے، آر، وائی کو صبح پانچ بجے کے قریب تفصیل سے آگاہ کیا...... اس لیے یہ کہنا کہ علماء جا کر سو گئے تھے اور انہوں نے میڈیا کو بے خبر رکھا، درست نہیں۔

...... یہ بھی پروپیگنڈہ کیا گیا کہ مذاکرات کے دوران علماء نے بلیو ایریا سے کھانا منگوایا اور چوہدری شجاعت وغیرہ چائے پر گذارہ کرتے رہے، حقیقت یہ ہے کہ علماء مذاکرات ہی میں مصروف، بلکہ الجھے رہے اور کہیں سے بھی انہوں نے کھانا نہیں منگوایا، جن قلم کاروں نے یہ لکھا، ان کی نیت کا علم نہیں لیکن حقیقت حال واضح کرنے کے لیے ضروری ہے کہ عوام کو بتایا جائے کہ یہ محض جھوٹ اور کذب بیانی ہے، مذاکرات میں شامل علماء میں حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب اور مولانا زاہد الراشدی صاحب اپنے مضامین میں اس کی تفصیلی تردید کر چکے ہیں......

☆......آپریشن کے بعد حکومت کی طرف سے عبدالرشید غازی شہید کے بارے میں جھوٹ اور غلط بیانی کا جو سلسلہ شروع ہوا، وفاق المدارس کی طرف سے اس کی تردید اور وضاحت اخبارات میں شائع کی گئی۔

☆......آپریشن کے بعد، وفاق المدارس نے سب سے اہم اور بڑا اقدام یہ اٹھایا کہ حکومت کے خلاف قانونی جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا اور ملک کے ایک بڑے اور ممتاز وکیل جناب افتخار گیلانی اور جناب شوکت عزیز صدیقی کی خدمات حاصل کر کے سپریم کورٹ میں آئینی درخواست دائر کردی، ......وفاق المدارس یہ قانونی جنگ پورے عزم کے ساتھ لڑے گا اور ان شاء اللہ ملزموں کو انصاف کے کٹہرے میں لا کھڑے کرنے کے لیے بھرپور کوشش کرے گا۔

اور آخر میں اس بات کی طرف توجہ دلانا ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ دینی مدارس کا تحفظ وفاق المدارس کے بنیادی اہداف میں داخل ہے، جن حضرات کا خیال ہے کہ وفاق المدارس صرف ایک تعلیمی بورڈ ہے اور وہ اپنی سرگرمیوں کو، تعلیمی امور کے دائرے سے باہر نہ ہونے دے، یہ خیال اس حد تک تو صحیح ہے کہ وفاق المدارس کو ملک کی سیاسی اور اسلامی تحریکوں کا حصہ نہیں ہونا چاہئے لیکن جہاں تک مدارس کے نصاب و نظام کے تحفظ اور بقاء کے لیے جدوجہد کا تعلق ہے تو اس کے لیے وفاق المدارس سے زیادہ موزوں کوئی پلیٹ فارم نہیں ہوسکتا بلکہ کسی بھی دوسرے اسٹیج سے مدارس کے تحفظ کے لیے جدوجہد وفاق المدارس کو کمزور بنانے کے مترادف ہوگا، چنانچہ وفاق المدارس کے دستور کی دفعہ 3 جو وفاق کے اہداف و مقاصد سے متعلق ہے، اس کی شق نمبر 6 میں لکھا گیا ہے: "مدارس دینیہ و جامعات کے تحفظ و ترقی اور معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لیے صحیح اور مؤثر ذرائع اختیار کرنا"۔

اسی طرح آج سے تقریباً نصف صدی قبل، وفاق المدارس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے غالباً مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا تھا:

"ملک کے تمام مدارس عربیہ اور مکاتب دینیہ اس یکجہتی، ہم آہنگی اور نظم وضبط کے بعد کـــجســـد واحـــد ایک ہو جائیں گے۔ اگر کوئی اندرونی یا بیرونی طاقت کسی بھی مدرسہ کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانا چاہے گی تو تمام مدارس ملحقہ اور ان کا مرکز وفاق پوری قوت کے ساتھ اس کا مقابلہ کر کے اسے نقصان سے بچالیں گے۔ نیز مدارس عربیہ اور مکاتب دینیہ کا یہ منظم و مستحکم وفاق اتنی بڑی طاقت ہوگا کہ اس کے ہوتے ہوئے ان مدارس و مکاتب کے بقا و ارتقاء کی راہ میں مشکلات پیدا کرنے والی لادینی طاقتوں کو ان کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنے کی بھی ہمت نہ ہوگی اور جو کوئی طاغوتی طاقت اس وفاق سے ٹکرائے گی وہ خود پاش پاش ہو کر رہ جائے گی۔ موجودہ حالت انتشار و تشتت میں جو مدرسہ وفاق سے ملحق نہیں ہے وہ اپنے کو یکہ و تنہا، بے یار مددگار اور یتیم و یسیر پاتا ہے۔ اگر کوئی ارضی یا سماوی آفت و مصیبت اس پر نازل ہوتی ہے تو اسے نہ صرف یہ کہ کوئی اپنا ہم جنس معاون و مددگار نظر نہیں آتا بلکہ وہ مدارس کی باہمی رقابت و ہم چشمی کی وجہ سے "شماتت ہمسایہ" کے اندیشہ کی بناء پر اپنی مصیبت کو کسی پر ظاہر بھی کرنا نہیں چاہتا اور یکہ و تنہا مصیبت کا مقابلہ کرتا ہے۔ وفاق کی محکم تنظیم میں شامل ہونے کے بعد وہ تمام مدارس ملحقہ وفاق کو اپنا معاون و مددگار اور دست و بازو محسوس کرے گا اور وفاق کے آغوش کو "آغوش مادر"۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی اور ناصر ہو۔